السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک یتیم کے گھر والے فوت ہوگئے تو ہم نے اس کی حفاظت وپرورش کا ذمہ لیا۔ اس کے دو چچا تھے اور جو شخص ان سے بھلائی کرنا چاہتا، اسے کچھ پیسے دے دیتے اور وہ ہماری آمدنی ہوتی تھی۔ یہ خیال رہے کہ جو کچھ ہمیں آمدنی ہوتی (اور وہ اس (پر خرچ) سے زیادتی ہوتی تھی اور ہم اسے اپنے گھر کا ایک فرد شمار کرتے تھے۔ اس مسئلہ میں ہمیں مستفید فرمائیے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ (محمدی۔ ع۔ ع۔ جدہ

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس یتیم کو جو صدقات دیئے جاتے ہیں، آپ وہ لے لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ یہ صدقات اس خرچ کے برابر یا کم ہوں جو آپ نے اس یتیم پر کیا ہو اور اگر وہ صدقات اس کے خرچ سے زیادہ ہوں تو آپ پر لازم ہے کہ وہ زائد رقم اس یتیم کے لیے محفوظ رکھیں۔ آپ کو اس کی پرورش اور اس پر احسان کی بنا پر بہت بڑے اجر کی خوشخبری ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

## ج1

## محدث فتویٰ